Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ ، نمبر ۱۷۲ ، منگل ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ، ۲۸ وفا ۱۳۶۰ھش ، ۲۸ جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ، ٹیلی فون نمبر ۴۴۹ ، قیمت ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ وفا / جولائی ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام توجہ اور خصوصی درد کے ساتھ اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور رمضان کے آخری عشرے میں حضور انور کی صحت و سلامتی کے لئے خاص کثرت سے دعائیں کریں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت مند رکھے اور روح القدس کی تائیدات سے نوازتا رہے ۔ آمین ۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے ۔

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل و عاجل شفایابی عطا کرے اور اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے ۔ آمین ۔

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے

اس تعلق کی وجہ سے وہ نور جو آنحضرت پر اترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے اور اس کے اندر کی ظلمت دور ہونی شروع ہو جاتی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ :

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ (الشوریٰ : ۲۴)

ترجمہ: تو کہدے کہ میں اپنی خدمت کے بدلہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس محبت کے جو اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے کی جاتی ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ : أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ " (بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ ایمان ص۷)

ترجمہ: (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں ، وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس محسوس کرے گا اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو ۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس :

" میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے ۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا انس اور شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قومی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے ۔ اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں ۔"

(حقیقۃ الوحی ص۶۵)

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبت اور تعظیم اور اطاعتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے ..... جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپکی پیروی کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا ہے اس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے ۔ تب چونکہ ظلمت اور نور کی باہم منافات ہے وہ ظلمت جو اس کے اندر ہے دور ہونی شروع ہو جاتی ہے ۔ یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا ۔ اور پھر اس نور سے قوت پا کر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نور چمک اٹھتا ہے تب اندرونی ظلمت بکلی دور ہو جاتی ہے اور عملی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نور پیدا ہو جاتا ہے آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دل سے کوچ کرتی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ نور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے لہٰذا ایمانی نور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی ۔ اور اگر ایسے شخص سے اتفاقاً کوئی گناہ ظہور میں نہیں آیا تو اس کو اس اتباع سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آئندہ گناہ کی طاقت اس سے مسلوب ہو جاتی ہے اور نیکی کرنے کی طرف اس کو رغبت پیدا ہو جاتی ہے "

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۱ نمبر ۵ ص۲۰۲)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۸ احسان ۱۳۶۰ھش بمطابق ۸ جون ۱۹۸۱ء احمدیہ ہال کراچی میں مکرم محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے مکرم مبارک احمد خان صاحب ابن مکرم و محترم خان محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ کراچی کا نکاح محترمہ صبیحہ صاحبہ بنت مکرم و محترم سید انتظار حسین صاحب ساکن کراچی کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا ۔

احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی مؤدبانہ گذارش ہے ۔

(عبدالرشید سمانٹری ۔ کراچی)

" یاد رکھو مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے

(ملفوظات جلد ہشتم ص۴۵)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات متوجہ ہوں

جن طلبہ و طالبات نے گذشتہ دو سالوں میں کلاس میں نمایاں پوزیشن (اوّل ۔ دوم سوم) حاصل کی مگر وہ ابھی تک کوئی انعام حاصل نہیں کر سکے وہ اپنے نام و پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں ۔ نیز یہ بھی کہ آیا وہ اس سال ۱۰ اگست تا ۲۵ اگست منعقد ہونے والی کلاس میں شامل ہو رہے ہیں یا نہیں تا کہ اگر وہ کسی وجہ سے شمولیت نہ کر سکتے ہوں تو ان کا انعام بذریعہ ڈاک انہیں بھجوایا جا سکے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۲۸ وفا ۱۳۶۰ ہش

حصولِ رضائے الٰہی کی نیت اور اس کا اصل مفہوم

قرآن مجید اور احادیث نبوی کی رو سے انسان کے اعمال قبول ہونے یا نہ ہونے کا مدار اس کی نیت پر ہے اگر اس کی نیت نیک ہے تو اس کی نمازیں اس کے روزے، اس کا انفاق فی سبیل اللہ، اس کا حج، اس کی دعائیں الغرض اس کے جملہ نیک اعمال عند اللہ مقبول ہو کر اسے فائز المرام کرنے کا موجب ہوں گے۔ برخلاف اس کے اگر اس کی نیت خراب ہے تو پھر ان نیک اعمال کا اجر ملنا تو درکنار یہ نیک اعمال اسے مستحق عذاب بنانے کا موجب بن جائیں گے۔ اس حقیقت پر ہم گزشتہ شماروں میں تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ اس ضمن میں ایک ضروری سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاں تک نیک اعمال کی بجا آوری کا تعلق ہے اس میں نیت کے نیک ہونے سے کیا مراد ہے؟ کیونکہ انسان کو جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس نیت کے ماتحت نیک اعمال بجا لائے۔ اسے مقبول اعمال بجا لانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔ فی الوقت ہم اس امر کو ہی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ نیک اعمال کی بجا آوری کے تعلق میں اچھی اور سچی نیت سے کیا مراد ہے؟

سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ حقیقی مومن کسی ذاتی مفاد یا لالچ کے پیش نظر نیک اعمال نہیں بجا لاتے بلکہ نیک اعمال بجا لاتے ہیں خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے ان کی ایک ہی نیت اور خواہش ہوتی ہے کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے وہ نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے یا صدقات وغیرہ دیتے ہیں یا حج کا فریضہ ادا کرنے کی غرض سے مکہ معظمہ کا قصد کرتے اور راستہ کی صعوبتیں اٹھاتے ہیں۔ تو اس سے ان کی غرض یہ نہیں ہوتی کہ انہیں مال و دولت ملے یا وہ بڑے نمازی پرہیزگار مشہور ہوں اور حاجی کہلائیں اور لوگ ان کی عزت کریں۔ ان کی ایک ہی غرض ہوتی ہے کہ ان کا خالق و مالک ان کا پروردگار ان سے راضی ہو جائے یعنی انہیں رضائے الٰہی میسر آجائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے تعریف کے رنگ میں فرمایا ہے:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ (الفتح آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے برخلاف بڑا جوش رکھتے ہیں۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا۔ وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کی جستجو میں رہتے ہیں۔ ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں فرمایا ہے کہ اجر بے حساب انہی کو ملے گا جو محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کریں گے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۶۶)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ان (کے خرچ) کی حالت اس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور اس پر تیز بارش ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دوچند لایا ہو اور (اس کی کیفیت یہ ہو کہ) اگر اس پر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو تھوڑی سی بارش ہی (اس کے لئے کافی ہو جائے۔) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نیک اعمال کو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے بجا لانے کا طریق کیا ہے؟ کیا کسی شخص کے دل میں محض یہ نیت کرنے سے کہ وہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے نماز، روزہ، زکوٰۃ یا حج وغیرہ نیک اعمال بجا لا رہا ہے۔ اسے فی الاصل خدا کی خوشنودی حاصل ہو جاتی ہے؟ بات صرف دل میں حصول رضائے الٰہی کی نیت کرنے کی نہیں ہے۔ رضائے الٰہی کی غرض سے نیک اعمال بجا لانے کے لئے ایک مومن کو اپنی زندگی میں ایک زبردست انقلاب لانا پڑتا ہے یہ انقلاب لانے کے بعد وہ نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ تب ہی نیک اعمال کی بجا آوری حصول رضائے الٰہی کی خاطر شمار ہوتی ہے۔ اور ان نیک اعمال کو قبول کر کے خدا تعالیٰ ایسے مومن کو اجر عظیم سے نوازتا ہے۔ حصول رضائے الٰہی کی غرض سے زندگیوں میں لائے جانے والے روحانی انقلاب کا خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ وہ ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یعنی بہترین خلائق اور حصول رضائے الٰہی کا مستحق قرار دینے کے ضمن میں ان کی زندگیوں میں رونما ہونے والے انقلاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

(البینہ آیت ۹)

ترجمہ:۔ اللہ ان (ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے والوں) سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔ یہی (جزاء) ہر اس شخص کی شان کے مطابق ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے والوں کا خشیت الٰہی سے معمور ہونا ضروری ہے۔ اور خشیت الٰہی کو قرآن مجید میں متعدد جگہ تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور تقویٰ کے معنی ہیں باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا اور نیکی کی باریک راہوں پر قدم مارنا۔ سو جب انسان ایمان لانے کے بعد باریک در باریک رگ گناہ سے بچتے اور نیکی کی باریک راہوں پر قدم مارتے ہوئے اعمال صالحہ بجا لاتا ہے تو وہ عند اللہ اس بات کا مستحق ٹھہرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے اپنی رضاء کے عظیم الشان انعام سے نوازے۔ سو انسان رضائے الٰہی کی خاطر نیک اعمال بجا لانے والا اس وقت شمار ہو سکتا ہے۔ جب وہ باریک در باریک رگ گناہ سے بچنے اور نیکی کی باریک راہوں پر قدم مارنے کے پختہ عزم اور عہد کے ساتھ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ نیک اعمال بجا لائے۔ ایسے شخص کے نیک اعمال چونکہ تقویٰ کی روح سے مملو ہوتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ انہیں شرف قبولیت سے ضرور نوازتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ اعلان کیا ہے کہ وہ نیک اعمال صرف متقیوں کے ہی قبول کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ صرف متقیوں سے (ان کی قربانی اور جملہ دیگر نیک اعمال) قبول کیا کرتا ہے۔

اس سے صاف عیاں ہے کہ محض نیک اعمال بجا لانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ نیک اعمال کے مثمر ثمرات ہونے کے لئے انہیں حصول رضائے الٰہی کی نیت سے بجا لانا ضروری ہے۔ اور رضائے الٰہی کی نیت اس وقت تک متحقق نہیں ہوتی۔ جب تک کہ نیک اعمال تقویٰ کی روح سے مملو ہو کر نہ بجا لائے جائیں۔ اس کے بغیر اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہوتے نہ صرف یہ کہ انسان کو ان کا اجر نہیں ملتا بلکہ بسا اوقات انسان نیت میں فتور کی وجہ سے عند اللہ سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔

اب رہے وہ لوگ جن کا بقول جناب رئیس امروہوی یہ حال ہے کہ وہ بعض نیک اعمال برائے نام اس نیت سے بجا لاتے ہیں کہ تا انہیں ناجائز نفع خوری، چور بازاری، سمگلنگ، رشوت ستانی وغیرہ برائیوں میں ملوث ہونے کی چھوٹ مل سکے اور ان کے نام نہاد نیکیاں انکی برائیوں پر پردہ ڈال کر انہیں جزا سزا کے دن جنت کا مستحق بنا سکیں (حوالہ کے لئے دیکھیں روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۱ء) صاف عیاں ہے کہ وہ اپنے نفس کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان کی نیکیاں نیکیاں نہیں بلکہ اپنی ذات میں ہلاکت کی تمہید ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نفس کے اس انتہائی خطرناک دھوکے سے بچائے اور راہ راست پر آنے کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفر میں روزہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ربوہ

ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو دوسرے سال ہجرت میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے - اس سے پہلے مدینہ کے یہودی ۱۰ محرم کو عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے نجات پائی تھی اور اس لئے شکرانہ کے طور پر ہم روزہ رکھتے ہیں - اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ان یہودیوں کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں اور اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ یہ روزہ رکھیں - حضورؐ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ رکھا کریں - یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورہ کے روزہ کی اتنی اہمیت نہ رہی (بخاری مسلم کتاب الصوم) - جب روزے فرض ہوئے تو شروع شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو سفر میں روزہ رکھنے کی ممانعت نہیں فرمائی - بلکہ اختیار دیا کہ جو چاہے اور سفر میں روزہ رکھ سکے وہ رکھ لے اور خود حضورؐ کا اپنا عمل بھی اس ابتدائی زمانہ میں یہی تھا کہ کبھی سخت مشقت میں بھی روزہ رکھ لیتے تھے اور آپ کو دیکھ کر بعض صحابہؓ بھی روزہ رکھتے تھے - چنانچہ حضرت ابو درداء کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ایک غزوہ میں اس شدت کی گرمی تھی کہ صحابہؓ گرمی سے بچنے کے لئے سر چھپاتے تھے اور جنہیں کوئی کپڑا میسر نہ تھا وہ ہاتھ سر پر رکھ کر گرمی سے بچنے کی کوشش کرتا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے اس شدید گرمی میں بھی روزہ رکھا ہوا تھا - (ابو داؤد کتاب الصوم)

اس ابتدائی زمانہ کے متعلق حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ ہم حضورؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے - رمضان کا مہینہ تھا - ہم میں سے کچھ لوگ روزہ رکھتے تھے اور کچھ نہیں رکھتے تھے لیکن اس وقت سفر میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ ہم یہ کہتے تھے کہ جسے طاقت ہو اور وہ سفر میں روزہ رکھ لے تو اچھا ہے اور جو بوجہ ناطاقتی کے روزہ نہ رکھ سکے تو بھی ٹھیک ہے کوئی حرج کی بات نہیں - (مسلم ترمذی) -

معلوم ہوتا ہے اس زمانہ میں روزہ کے احکام نازل ہونے کے بعد بھی سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت کو ایک سہولت سمجھ کر بعض فائدہ اٹھاتے تھے اور بعض نہیں اٹھاتے تھے - اور حضورؐ نے ان پر کوئی سختی ابتداءً نہیں فرمائی - چنانچہ ایک صحابی حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ مجھے سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو کیا روزہ رکھنے سے مجھے گناہ ہوگا ؟ حضورؐ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رخصت ہے اسے قبول کرنا زیادہ بہتر ہے اور جو روزہ رکھنا پسند کرے اس پر گناہ کوئی نہیں (مسلم) لیکن اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام لوگوں کے لئے سفر میں روزہ رکھنے کی حوصلہ افزائی نہیں فرماتے تھے چنانچہ ایک سفر میں صحابہؓ حضورؐ کے ساتھ تھے کچھ لوگوں کو روزہ تھا - جب پڑاؤ کیا گیا تو روزے دار تو تھک ہار کر بیٹھ رہے اور بے روزوں نے خوب کام کیا اور خیمے وغیرہ نصب کئے اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج بے روزے روزہ داروں سے اجر اور ثواب میں سبقت لے گئے - (بخاری مسلم)

لیکن کچھ عرصہ بعد جب حضورؐ نے دیکھا کہ بعض لوگ سخت تکلیف اٹھا کر بھی سفر میں روزہ رکھتے اور قرآنی رخصت کو محض سہولت سمجھ کر اس سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے اور اپنے نفس پر ظلم کرتے ہوئے سفر میں روزہ باعث ثواب سمجھتے ہیں تو آپ کو سختی سے سفر میں روزہ رکھنے سے منع فرمانا پڑا -

چنانچہ فتح مکہ کے سال ۸ھ میں آنحضورؐ نے رمضان المبارک میں مکہ کا سفر فرمایا - تو اس سفر میں ابتداءً حضورؐ اور آپ کے بعض صحابہؓ روزے رکھتے رہے - جب کراع الغمیم مقام پر پہنچے (اور بعض روایات میں مقام کریر کا ذکر ہے) یہ دونوں مقام جو مکہ سے قریب ہیں تو حضورؐ سے درخواست کی گئی کہ بعض لوگ حضورؐ کے روزہ رکھنے کی وجہ سے سخت مشقت اور تکلیف کے ساتھ (حضورؐ کی محبت اور اطاعت کے جوش میں) روزے رکھ رہے ہیں - رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت پانی منگوایا اور تمام لوگوں کے سامنے پانی پی کر روزہ کھول لیا یہ عصر کے بعد کا وقت تھا اس پر بعض روزہ دار صحابہؓ نے تو روزہ کھول لیا اور بعض نے خیال کیا کہ غروب آفتاب میں تھوڑی دیر باقی ہے اور ہم اس وقت تک صبر کر سکتے ہیں انہوں نے روزہ نہ کھولا - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا

اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ

"یہ لوگ نافرمان ہیں" - (ترمذی)

صحیح مسلم میں ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ کریر مقام تک تو حضورؐ سفر فتح مکہ میں روزے رکھتے رہے اس کے بعد نہیں رکھے اور صحابہؓ کا دستور تھا کہ تازہ اور آخری عمل کی پیروی کیا کرتے تھے - اور امام زہریؒ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ کے مسئلہ میں آنحضورؐ کا آخری عمل اور سنت روزہ نہ رکھنا ہے اور صحابہؓ حضورؐ کی آخری سنت کو ہی قابل عمل قرار دیتے تھے - (مسلم)

چنانچہ اس واقعہ کے بعد حضورؐ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کو سختی سے ڈانٹا ہے - حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں آنحضورؐ نے اپنے ساتھیوں کا ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا تھا حضورؐ نے سبب پوچھا تو عرض کی گئی کہ روزہ دار کو سایہ کیا جا رہا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جلال سے فرمایا -

"لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ"

سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں" (بخاری)

اسی قسم کا ایک اور سفر کا واقعہ لکھا ہے کہ حضورؐ ایک شخص کے پاس سے گذرے جس پر پانی پھینکا جا رہا تھا - حضورؐ نے صحابہؓ سے ازراہ شفقت پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ؟ انہوں نے عرض کی کہ روزہ دار ہے - آنحضورؐ نے فرمایا - یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے جو اس نے تم کو عطا کی ہے - پس اس رخصت کو قبول کرو - (نسائی)

بلکہ اس کے بعد آنحضورؐ خود مسافر کا روزہ کھلوا دیا کرتے تھے - عمرو بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک سفر سے حاضر ہوا حضورؐ نے فرمایا ابو امیہ کھانے کا انتظار کرو - میں نے کہا حضور مجھے روزہ ہے - آپؐ نے ازراہ محبت فرمایا ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے - (نسائی)

حضورؐ کے ان ارشادات کے بعد صحابہ کرامؓ سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے بلکہ روزہ رکھنا معصیت خیال کرتے تھے - حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف فرماتے ہیں کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنے والا (خدا کے حکم کی نافرمانی کے لحاظ سے) اس شخص کی طرح ہے جو گھر میں رہ کر (بلا عذر) روزہ نہیں رکھتا (ابن ماجہ) - اسی طرح محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت انسؓ بن مالک خادم رسولؐ کے پاس رمضان کے مہینہ میں آیا آپؓ ایک سفر پر جانے والے تھے سواری تیار کی گئی - آپؓ نے کھانا منگوا کر تناول فرمایا - میں نے پوچھا کیا یہ سنت رسولؐ ہے - آپ نے فرمایا ہاں ! یہ سنت ہے اور پھر آپ سفر پر تشریف لے گئے - (ترمذی)

اسی طرح تابعین کرام بھی مسافر کا روزہ کھلوا دیا کرتے تھے - مشہور تابعی ابو قلابہ بزرگ عالم بھی تھے - ایک سفر میں آپؓ کے ساتھ کوئی شخص تھا جب کھانے کا وقت آیا تو اس نے کہا میں روزہ سے ہوں ابو قلابہ نے کہا

"اللہ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کی ہے اور سفر کے روزہ سے رخصت دی ہے اس لئے تم میرے ساتھ کھانا کھالو اور روزہ کھول دو چنانچہ وہ شخص آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوا" (نسائی)

یہی وجہ ہے علمائے امت نے سفر میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے - چنانچہ علامہ داؤد بن علی اصفہانی ثم علامہ ابن حزم ظاہری، امام احمد بن حنبلؒ، امام اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں کہ سفر کا روزہ شمار نہیں ہوگا اس لئے اگر کوئی شخص رمضان میں حالت سفر میں روزہ رکھے تو بعد میں بھی اس کی قضاء واجب ہوگی کیونکہ قرآن کریم کا حکم مسافر کے لئے یہی ہے کہ

فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

یعنی رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر وہ اپنے قضا شدہ روزے پورے کرے -

اور یہی مسلک جماعت احمدیہ کا ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی - تاہم بعض علمائے امت اور فقہاء کے نزدیک سفر کا روزہ اگر رکھ لیا جائے تو شمار ہو جاتا ہے کالعدم نہیں ہوتا - اس مسلک کے قائلین میں امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ شامل ہیں -

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جس شخص کے پاس سواری ہو جو اسے ایسے ٹھکانے پر پہنچا دے جہاں وہ سیر ہو کر کھانا کھا سکے تو وہ جہاں اور جس حالت میں بھی رمضان کا مہینہ پائے اس کے روزے رکھے (ابو داؤد) اس حدیث کی تشریح میں علماء و شارحین نے لکھا ہے کہ آرام دہ سواری کے باعث اگر سفر میں مشقت، تھکاوٹ اور تکلیف کم ہو اور سفر اتنا مختصر ہو کہ دن بھر میں انسان ٹھکانے پر پہنچ جائے تو روزہ رکھ سکتا ہے لیکن لکھا ہے کہ افضل یہی ہے کہ روزہ نہ رکھے تاہم اس حدیث کی روشنی میں روزانہ سفر کرنے والے اور پیشہ ور ملازموں کے بارہ میں سفر میں روزہ رکھنے کا مسئلہ اخذ کیا جا سکتا ہے -

اس بارہ میں اور عام سفر میں روزہ کے مسئلہ میں اب ہم جماعت احمدیہ کا موقف تفصیل سے بیان کرتے ہیں -

اور اس سلسلہ میں مجلس افتاء کی نگرانی میں اس مسئلہ پر جو تحقیق ہوئی اس کا ماحصل پیش کرتے ہیں -

"۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء کے الفضل میں سفر میں روزہ سے متعلق ایک سوال کا جواب کئی شقوں میں دیا گیا تھا - جن میں ایک شق یہ تھی کہ چونکہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کا حکم قصر نماز کی طرح خالص رعایت نہیں - بلکہ ایک رنگ کا قرض ہے جسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد میں پورا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس بات کی اجازت اور رخصت دی گئی ہے کہ اگر کوئی سحری کھا کر گھر سے چلے اور افطاری سے پہلے پہلے کسی دوسری ایسی جگہ پہنچ جانیکا گمان غالب ہو جو گھر یا بمنزلہ گھر کے ہے تو وہ شخص ایسے سفر میں روزہ رکھ سکتا ہے۔ یعنی چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے۔ اور پھر اس سفر سے واپس آکر رمضان کے بعد اس روزہ کی تکمیل کرے۔ نیز یہ کہ طالب علم کا ہوسٹل جماعتی مذہبی مرکز مثلاً مکہ۔ مدینہ یا ربوہ وغیرہ جگہیں بھی ایک مومن کے لئے بمنزلہ گھر کے ہیں۔

اس جواب کو پڑھ کر..... محترم و مکرم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنا مندرجہ ذیل واقعہ لکھا کہ:۔

"میں لاہور سے رمضان کا روزہ رکھکر قادیان گیا تھا۔ قادیان عصر کے وقت پہنچا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ عصر کی نماز میں شامل ہو گیا۔ نماز کے معاً بعد حضرت (مصلح موعود)..... سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اگرچہ حضور کا یہ معمول نہ تھا کہ ناشتہ وغیرہ کے متعلق دریافت فرماتے۔ مگر حضور نے ازراہ شفقت خاکسار کے لئے ناشتہ لانے کا خادم کو ارشاد فرمایا۔ خاکسار نے عرض کیا حضور میرا روزہ ہے۔ فرمایا:۔ سفر میں روزہ؟ وہیں ناشتہ منگوا کر روزہ کھلوایا۔ اگر قادیان جانا سفر میں شمار ہو سکتا ہے تو ربوہ آنا کیونکر سفر میں شمار نہیں ہو سکتا۔"

اس پر مجلس افتاء کے اجلاس مورخہ ۲۶/۶۶ میں یہ معاملہ پیش کیا گیا۔ مجلس نے رپورٹ پیش کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی۔

محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر (کنوینر) محترم قاضی محمد نذیر صاحب۔ محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے محترم ملک مبارک احمد صاحب۔ سب کمیٹی نے حسب ذیل رپورٹ پیش کی۔

۱۔ حضرت (اقدس)..... نے سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"کہ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا"

حضور (اقدس)..... کا یہ فیصلہ احادیث نبوی کے مجموعی مفہوم کے عین مطابق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سفر کی حالت میں رمضان میں روزہ رکھنے والوں کو عصاۃ قرار دیا ہے۔ جن احادیث سے رخصت معلوم ہوتی ہے امام زہری نے اُن احادیث کو پہلے کی قرار دیا ہے۔

۲۔ حضرت (اقدس)..... نے قادیان کو احمدیوں کے لئے وطن ثانی قرار دیا ہے۔ خواہ قیام ایک ہی دن کا ہو تو وہ وہاں روزہ رکھ سکتے اگر نہ رکھ سکیں تب بھی جائز ہے

۳۔ وطن ثانی کی طرف بھی اگر سفر کیا ہو۔ اور غروب آفتاب سے پہلے پہنچ جانے کا ظن غالب بھی ہو تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہو گا۔ حضرت (اقدس)..... کے زمانہ کا تعامل اسی کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت (اقدس)..... نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا۔

۴۔ حضرت (مصلح موعود)..... کے فتویٰ کے مطابق اگر کوئی شخص روزہ رکھ لیتا ہے۔ اور پھر سفر درپیش آجاتا ہے اور اسی دن افطاری کے وقت سے پہلے اُسی جگہ واپس آجانے کا ظن غالب ہو تو ایسا شخص رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ اگر نہ رکھے تب بھی جائز ہو گا لیکن اگر ایک طالبعلم ہوسٹل سے جہاں وہ مستقل مقیم ہے۔ اپنے گھر جائے اور افطاری سے پہلے پہنچ سکتا ہو تو ہماری رائے میں اُسے روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۵۔ نفلی روزہ سفر کی حالت میں جائز ہے۔

۶۔ وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو۔ جیسے ریلوے گارڈ ڈرائیور۔ پائلٹ سفری ایجنٹ۔ دیہاتی ہرکارے۔ مقیم کے حکم میں ہوں گے اور رمضان کے روزے رکھیں گے

اسی سلسلہ میں ارشادات حضرت اقدس ملاحظہ ہوں

حضرت اقدس..... سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

حضرت اقدس..... نے فرمایا کہ قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر عدۃ من ایام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔

(الحکم ۲۷ جنوری ۱۸۹۹ء)

حضرت اقدس..... نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزہ رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اب روزہ کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود کے زمانہ کی چند روایات پیش کی جاتی ہیں جو جو سفر میں روزہ کے مسئلہ پر تحقیق کے دوران ۱۹۶۶ء میں الفضل میں اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے جمع کی گئیں۔

۱۔ بیان کیا مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا۔ بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا۔ آپ روزہ کھول دیں۔ اسنے عرض کیا کہ اب تھوڑا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرما دیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل روایت ۱۱۷)

۲۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی۔ تو آپ معہ کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کیلئے مسجد میں تشریف لائے۔ ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ سفر میں روزہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ان کو ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دیئے۔ (سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۵۹ روایت نمبر ۳۷۸)

۳۔ مکرم اسد اللہ خان صاحب سابق امیر جماعت لاہور بیان فرماتے ہیں:۔

"تقسیم ہند سے پہلے کے ایک رمضان کی بات ہے۔ میرا لڑکا اعجاز نصر اللہ خان واقفین کلاس میں تعلیم حاصل کرتا تھا۔ اور میری لڑکی دینیات کلاسز میں تعلیم حاصل کرتی تھی۔ اور یہ دونوں بیت الظفر قادیان میں رہائش رکھتے تھے۔ ان کی والدہ بھی اُن کے پاس جسقدر وقت گزار سکتی تھیں گزارا کرتی تھیں۔ میں قریب ہر ہفتہ کے آخر پر قادیان جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں جمعہ کے روز رمضان میں دوپہر کے قریب کی گاڑی پر قادیان پہنچا اور میں لاہور سے سحری کھانے کے بعد چلا تھا۔ گویا روزہ شروع ہو چکا ہوا تھا۔ ریلوے سٹیشن قادیان سے سیدھا جمعہ کی نماز کے لئے مسجد اقصیٰ میں ہی چلا گیا۔ میں روزے سے تھا۔ نماز کے بعد حضرت سیدنا المصلح الموعود..... سے ملاقات ہوئی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ کس گاڑی سے آیا ہوں عرض کیا اسی دن دوپہر کے قریب والی گاڑی پر۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ "کھانا کھا لیا"؟ عرض کیا حضور! میرا تو روزہ ہے۔ فرمایا آپ کا روزہ کس طرح جائز ہے"؟ خاکسار نے عرض کیا "حضور! میرے بیوی بچے یہاں رہتے ہیں۔ یہاں بھی میرا گھر ہے اور لاہور میں میں خود رہتا ہوں۔ وہاں بھی میرا گھر ہے۔ وہاں سے سحری کے بعد چلا تھا یہاں افطاری سے قبل حاضر ہو گیا ہوں"۔ حضور نے فرمایا "دو جگہ آپ کا گھر کیسے ہو سکتا ہے"؟ خاکسار نے عرض کیا۔ "حضور! فرضی روزہ نہ ہو گا تو نفلی ہی ہو جائے گا"۔ اس پر حضور نے فرمایا استغفر اللہ! جو روزہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں رکھا جائے وہ نفلی بھی کس طرح ہو سکتا ہے"۔ آپ جائیں روزہ کھول کر آئیں اور مجھے اطلاع دیں"۔ اس پر میں نے روزہ کھولا اور قصر خلافت (حضور کے آفس ناقل) میں حاضر ہو کر اطلاع کی کہ میں نے روزہ کھول لیا ہے۔

۴۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب نائب ناظر بیت المال حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک روایت بیان کرتے ہیں۔

"حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے فرمایا کہ ماہ رمضان میں ایک دوست قادیان تشریف لائے۔ حضرت (اقدس)..... نے اندر سے شربت منگوایا تو اس دوست نے عرض کیا کہ روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضور نے روزہ کھلوا دیا اور دو خادموں کو حکم دیا کہ مسجد اقصیٰ کے کنوئیں پر جا کر انہیں نہلائیں اور سر پر پانی کے کم از کم ایک سو بوکے ڈالیں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کی گئی۔ وہ دوست بتاتے تھے کہ جب ان کے سر پر پانی گرایا جا رہا تھا تو انہیں یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ان کے جسم سے آگ نکل رہی ہے۔ اگلے روز باہر سے خبر آئی کہ دو مسافر شدید گرمی اور پیاس کے باعث روزہ کی حالت میں جان بحق ہو گئے۔ لیکن انہوں نے روزہ کھولنا گوارہ نہ کیا"۔

۵۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے یہ روایت تحریر فرمائی۔

"حضرت والد صاحب میاں حبیب الرحمٰن..... نے فرمایا کہ میں ایک بار حضرت (اقدس)..... کی خدمت میں مؤدبانہ حاضر ہوا۔ رمضان کا مہینہ تھا اور میں روزہ کی حالت میں شام کے قریب حضور کے قیام گاہ پر پہنچا تھا۔ مجھ سے قبل حضرت منشی ظفر احمد صاحب..... کپورتھلہ سے پہنچ چکے تھے۔ (کپورتھلہ لودھیانہ سے قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر ہے) منشی ظفر احمد صاحب بھی روزہ کی حالت میں پہنچے تھے۔ حضورؑ نے ان کا روزہ کھلوا دیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت والد صاحب کے پہنچنے پر منشی صاحب موصوف نے حضور سے عرض کیا کہ میاں حبیب الرحمٰن صاحب روزہ سے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کچھ ہرج نہیں جوان آدمی ہیں۔ چنانچہ والد صاحب نے روزہ پورا کیا۔ غالباً والد صاحب حاجی پور سے لودیانہ گئے تھے جو ۱۶ / ۱۷ میل کا فاصلہ ہے۔

منشی ظفر احمد صاحب کمزور اور دبلے پتلے جسم کے تھے۔ اور والد صاحب صحت مند اچھے ڈیل ڈول کے تھے۔ ضمناً ایک اور بات بھی عرض کیے دیتا ہوں کہ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں خاکسار پڑھا کرتا تھا۔ حضرت میر ناصر نواب (نانا جان) ..... رمضان کے قریب مجھے کہنے لگے کہ تم روزہ نہ رکھنا۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ رکھوں گا۔ میری عمر اس وقت ۱۳، ۱۴ سال کی تھی چاند رات کو نماز مغرب کے بعد خاکسار مسجد مبارک قادیان میں حاضر تھا حضرت (اقدس) ..... کی مجلس میں رمضان کے متعلق تذکرہ ہو رہا تھا۔ حضرت میر صاحب نے مجھے بازو سے پکڑ کر حضور کے سامنے کھڑا کر دیا اور عرض کیا کہ حضور یہ لڑکا کہتا ہے کہ میں روزہ رکھوں گا۔ حضورؓ نے خاکسار کو دو بار اوپر سے نیچے تک دیکھا اور خاموش رہے۔

(طالبعلمی کے زمانے میں خاکسار دبلا پتلا نحیف الجثہ تھا) اس کے بعد تمام رمضان کے روزے میں نے بورڈنگ میں رکھے اور حضرت میر صاحب ..... نے باوجود علم ہونے کے پھر کبھی مجھے روزہ رکھنے سے منع نہیں فرمایا۔ خاکسار نے حضرت (اقدس) ..... کے دست مبارک پر قادیان میں ۱۸۹۸ء میں بیعت کی تھی۔ اور حضور سے والد صاحب نے پہلے سے اجازت لے لی تھی اور بیعت کے وقت مغرب کی نماز کے بعد بیعت کے لئے بلا کر خاکسار کی بیعت لے لی تھی۔

سفر میں روزہ کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

سوال پیش کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت (اقدس) ..... نے روزہ کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے کہ:۔

"مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

ادھر الفضل میں میرا اعلان شائع کیا گیا ہے کہ "احمدی احباب جو جلسہ سالانہ پر آئیں وہ روزے رکھ سکتے ہیں۔ مگر جو نہ رکھیں اور بعد میں رکھیں ان پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں ایک فتویٰ حضرت (اقدس) ..... کا میری روایت سے چھپا ہے اصل بات یہ ہے کہ زمانہ خلافت کے پہلے ایام میں روزہ رکھنے سے میں منع کیا کرتا تھا۔ کیونکہ میں نے حضرت (اقدس) ..... کو دیکھا تھا کہ آپ مسافر کو روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ مرزا یعقوب بیگ صاحب رمضان میں آئے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ لیکن عصر کے وقت جبکہ وہ آئے۔ حضرت (اقدس) ..... نے یہ کہہ کر روزہ کھلا دیا کہ سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے۔ اس پر اتنی لمبی بحث اور گفتگو ہوئی کہ حضرت (مولوی نورالدین صاحب) ..... نے سمجھا کہ شاید کہ کسی کو ٹھوکر لگ جائے اس لئے آپ ابن عربی کا ایک حوالہ دوسرے دن تلاش کر کے لائے کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔

اس واقعہ کا مجھ پر اتنا اثر تھا کہ میں سفر میں روزہ رکھنے سے روکتا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک رمضان میں مولوی عبداللہ صاحب سنوری یہاں رمضان گزارنے کیلئے آئے تو انہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ باہر سے یہاں آنے والوں کو روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں مگر میری روایت ہے کہ یہاں ایک صاحب آئے اور انہوں نے حضرت (اقدس) ..... سے عرض کیا کہ مجھے یہاں ٹھہرنا ہے اس دوران میں میں روزے رکھوں یا نہ رکھوں اس پر حضرت اقدس ..... نے فرمایا:۔ ہاں آپ روزے رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ قادیان احمدیوں کے لئے وطن ثانی ہے۔ گو مولوی عبداللہ صاحب مرحوم حضرت (اقدس) ..... کے بڑے مقرب تھے مگر میں نے صرف آپ کی روایت کو قبول نہ کیا اور لوگوں کی اس بارہ میں شہادت لی تو معلوم ہوا کہ حضرت (اقدس) ..... قادیان کی رہائش کے ایام میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے۔ البتہ آنے اور جانے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔

اس وجہ سے مجھے پہلا خیال بدلنا پڑا

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۳۴ء)

۱۰۔ سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے۔ ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے۔ وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے۔ مگر روزہ میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد سے شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے۔ وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں روزہ میں سفر ہے۔ سفر میں روزہ نہیں۔

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۴۴ء)

"مسجدوں کی زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۷۰)

جماعت احمدیہ جلنگھم انگلستان کی سرگرمیاں

(مکرم بشیر احمد شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جلنگھم)

جماعت کے ماہانہ اجلاس میں خاکسار نے ربوہ میں منعقدہ مجلس مشاورت کی کاروائی جو الفضل میں شائع ہوئی۔ احباب جماعت جلنگھم کو اس سے آگاہ کیا۔ اسی طرح ہماری کلاس کی سالانہ کانفرنس کی کاروائی محترم محمد عباس خان صاحب نے بیان کی۔ اس پر خاکسار نے مزید روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات کا خلاصہ بھی احباب کی خدمت میں پیش کیا۔

خدام الاحمدیہ کے اجلاس باقاعدگی سے ہوتے ہیں۔ مئی میں مکرمی صاحبزادہ فرید احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ مکرمی صاحبزادہ صاحب نے بیرونی ممالک کے خدام کی طرف سے دو مسجدیں بنانے کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور خدام کو دوسری ذمہ داریوں کو نبھانے کی تحریک کی۔ اسی طرح محترم چوہدری حمید اللہ صاحب۔ نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ بھی مکرمی امیر صاحب کے ہمراہ جلنگھم تشریف لائے اور انصار سے خطاب فرمایا۔ تنظیم کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے مناسب ہدایت اور مشوروں سے نوازا۔ اور جملہ انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس بھی باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔ جمعہ کی نماز میں شمولیت کے لئے مسجد میں بہنوں کے لئے علیحدہ جگہ کا انتظام کر دیا گیا ہے اور ماشاء اللہ ان کی معقول حاضری ہو جاتی ہے۔

مئی کے آخر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت جلنگھم نے حضرت بابا نانکؒ ڈے کے سلسلہ میں ایک نہایت ہی کامیاب جلسہ منعقد کیا۔ جس میں کافی تعداد سکھ بھائیوں اور بہنوں کی تھی۔ معزز مقررین میں سردار موتا سنگھ جو c a بھی ہیں۔ اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے از راہ کرم نہایت دلکش تقریریں کیں۔ اس جلسہ کی صدارت مکرمی امیر صاحب۔ جماعت احمدیہ انگلستان نے کی۔ مکرمی سردار موتا سنگھ نے افسوس کا اظہار کیا کہ دنیا نے سائنس وغیرہ میں تو بڑی ترقی کی مگر ہلاکت کے سامان بھی پیدا کئے۔ اس تعلیم کو جس کو بابا نانکؒ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے جاری کیا اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور روحانی طور پر گرتے گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک عالمگیر مذہب کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس کی نظم جو چولہ بابا نانکؒ کے بارہ میں ہے مکرمی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بھٹی نے پڑھ کر سنائی، اس کے بعد حضرت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ بابا نانکؒ اور حضرت اقدس کے آپس میں روحانی تعلقات تھے۔ یہی وجہ ہے حضورؑ نے بابا نانکؒ پر لگائے گئے غلط الزامات پر ۲۰۰ صفحوں پر مشتمل کتاب ست بچن لکھی جس میں ان الزامات کی سختی سے تردید کی۔ مکرمی چوہدری صاحب نے جنم ساکھی بھائی بالا کی بیان کردہ اس پیشگوئی کا بھی ذکر کیا جس میں حضرت بابا نانکؒ نے فرمایا تھا کہ بٹالہ کے علاقہ میں مجھ سے بھی بہتر ایک بزرگ ہوگا مگر افسوس ہے کہ بعد کے ایڈیشن میں یہ پیشگوئی حذف کر دی گئی۔

مکرمی چوہدری صاحب نے حضرت اقدس کے چولہ بابا نانکؒ کے درشن کرنے کے حالات سنائے کہ کس طرح حضور نے اپنے احباب کے ساتھ جا کر چولہ دیکھا۔ حضرت چوہدری صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ چولہ پر صرف قرآنی آیتیں ہی ہیں اور کسی مذہب کی تعلیم نہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بابا نانکؒ ایک سچے مسلمان تھے۔ مکرمی چوہدری صاحب نے سردار موتا سنگھ صاحب سے اتفاق کیا کہ دنیا نے روحانیت کو چھوڑ دیا ہے اور اس کا علاج یہ تجویز فرمایا کہ لوگ صرف ایک چیز مدنظر رکھیں کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم رکھنا ہے اور قرآن شریف کی اس آیت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے شکر گزار بندے بنو گے تو اور بھی انعامات سے نوازونگا اور اگر نافرمانی اور انکار کرو گے تو سزا کے مستحق ٹھہرو گے۔

اس کے بعد خاکسار نے جماعت جلنگھم کی طرف سے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی خصوصاً مقررین کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر حاضرین کو اپنے خیالات سے مستفید فرمایا۔ جماعت کے ذمہ جو ضروری کام ہے وہ لوگوں کو خدا کی رضا کی طرف متوجہ کرنا ہے اور اسی طرح انسانی خدمت ہے اس جلسہ کی وجہ سے کم از کم ہمارے اور سکھوں کے تعلقات بڑھنے کی پوری توقع ہے۔ ان تعلقات کی قدر کرتے ہوئے جماعت کی طرف سے مکرمی امیر جماعت انگلستان سے درخواست کی گئی کہ وہ سردار موتا سنگھ صاحب۔ مسز گل اور مکرمی آفریدی صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور لائف آف محمدؐ مرتبہ حضرت چوہدری صاحب بطور ہدیہ پیش کریں۔ اس تقریب کے بعد مکرمی امیر صاحب نے خطاب کیا اور حاضرین کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جس کو خدا تعالیٰ ملے اور اس کی رضا مل جاوے اسے پھر کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور سردار موتا سنگھ کی

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی عبادت روزہ

(مکرم وسیم احمد صاحب جیمہ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم جڑانوالہ)

اسلام کے پانچ ارکان میں سے چوتھا روزہ ہے اسلام میں روزوں کی فرضیت کا حکم ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں نازل ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ (البقرہ)

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نور الدین صاحب فرماتے ہیں۔

"روزوں کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کو دو چیزوں کی بہت ضرورت ہے ایک بقاء شخصی کے لئے غذا کی دوم بقاء نوعی کیلئے بیوی کی اب دیکھو انسان گھر میں تنہا بیٹھا ہے پیاس بڑی شدت سے محسوس ہو رہی ہے دودھ موجود ہے برف موجود ہے کوئی روکنے والا بھی نہیں مگر پھر بھی سچا روزہ دار مطلق ان چیزوں کے کھانے کا ارادہ تک نہیں کرتا۔ اسی طرح بیوی پاس ہے کوئی چیز مانع بھی نہیں مگر پھر بھی وہ اس محترز ہے یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ روزہ دار ہے اس لیے کہ مولا کا حکم ہے کہ ان دونوں چیزوں سے رُکا رہے یہ مشاق ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ باوجود سامانوں کے مہیا ہونے اور ضرورت کے ..... ہم ان چیزوں سے رُکے رہیں جن کے رکے رہنے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

(درس القرآن)

رمضان کا مہینہ بہت برکتوں کا مہینہ ہے۔ رمضان ہمیں ان مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں خدائے عزوجل کا ایک برگزیدہ بندہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی ضلالت وگمراہی کا مشاہدہ کرنے کے بعد غارِ حرا میں یادِ خدا میں محو رہتا تھا اور سارا سارا غور و فکر اور ذکرِ الٰہی میں گزرتا تھا۔ انہی حالات میں خدا کا فرشتہ جبرائیل علیہ السلام آپؐ پر قرآنی وحی لے کر ظاہر ہوا۔

پس یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے نسل انسانی کے لئے آخری اور دائمی شریعت قرآن کا نزول شروع کیا فرمایا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ (البقرہ)

یعنی رمضان یہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے جو اپنے اندر کھلے کھلے دلائل اور نشانات رکھتا ہے پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے اسے چاہیئے کہ وہ اس میں روزے رکھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رمضان کی فضیلت بیان کر کے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھ کر خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندے بنیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے والے بنیں جس مقصد کے لئے خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ روحانی اور جسمانی لحاظ سے کتنی برکات اندر سموئے ہوئے ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم)

جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اور ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

— روزہ ہمارے اندر صبر اور تقویٰ کے اوصاف پیدا کرتا ہے۔

یہ ہمارے اندر اطاعت و فرمانبرداری کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ خشیت الٰہی بڑھاتا ہے۔ تہذیبِ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

روزہ سے ہمارے اندر مشقت برداشت کرنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جو لوگ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کے عادی ہوں وہ مشکلات کے آنے پر ہمت نہیں ہارتے بلکہ دلیری سے انکا مقابلہ کرتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ پس روزے قوم میں قربانی کی عادت پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

— روزہ انسان کو بہت سی برائیوں سے بچانے کا موجب بنتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

کہ جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹ کو نہیں چھوڑتا اور نہ اس کے مطابق عمل کرنے سے باز آتا ہے خدا تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ یعنی صرف بھوکا رہنے سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اے میرے پیارے بھائیو۔ یہ مہینہ رحمتوں کے لٹانے کا ہے۔ خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر اس لئے آتا ہے۔ کہ اس کے بندے اس کے سامنے جھولیاں پھیلائیں اور اس کی رحمت کو اس کی مغفرت کو اس کے فضلوں کو، اس کی برکتوں کو اور اس کی رضا کو پالیں اس کی خوشنودی حاصل کر لیں اس کے نور سے اپنے سینہ و دل کو منور کر لیں پس اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی جتنی رضا تم پا سکتے ہو اس کے پانیکی کوشش کرو۔ اپنے دلوں کو بھی اپنی راتوں کو بھی۔ ایسے دن اور ایسی راتیں بناؤ جو دن اور جو راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں پھر عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے رہو کہ اے خدا ان کاموں کی ہمیں توفیق دے۔

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۶۷ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ان مبارک ایام میں بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین اللھم آمین)

آشوبِ چشم

مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی
دار العلاج رحمت بازار ربوہ

آج کل سارے ملک میں آشوبِ چشم کی مرض وبائی طور پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور اب یہ مرض شہروں سے قصبات اور دیہات کی طرف آ رہی ہے۔ ربوہ میں بھی کافی لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اس لئے چند ایک باتیں اسکی نسبت تحریر ہیں۔ تاکہ ان پر عمل کر کے اس مرض سے محفوظ رہا جائے۔ یہ مرض وبائی ہے اور آناً فاناً پھیلتا ہے۔ اسکا سبب ایک جرثومہ ہے۔ جو ہوا اور ماحول کی گندگی سے پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی گھر کے ایک فرد کو یہ مرض لاحق ہوتی ہے تو پھر اس گھر کے دیگر افراد کا محفوظ رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اور آناً فاناً تمام گھر اس مرض کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ یہ جرثومہ آنکھوں کے نازک پرت پر حملہ آور ہوتا ہے۔ ابتدائی طور پر اچانک ایک آنکھ یا دونوں آنکھوں میں چبھن محسوس ہوتی ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آنکھ میں کوئی بال یا گرد پڑ گئی ہے۔ انسان بار بار آنکھ ملتا ہے۔ اور جب آنکھ کا امتحان کیا جائے تو کوئی چیز نظر نہیں آتی اور نہ ہی کوئی چیز نکلتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ آنکھ سرخ ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ آنکھ میں شدید جلن اور سوزش ہو کر سرخی بڑھ جاتی ہے۔ آنکھ میں خارش ہوتی ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آنکھ میں کنکر ہوں۔ آنکھ کی یہ سرخی اور درد کئی روز تک رہتی ہے۔ اسکی وجہ سے سر بوجھل محسوس ہوتا ہے اور پیشانی میں درد ہوتا ہے۔ بچوں میں بڑوں کی نسبت یہ مرض کم ہے۔ پھر بچوں کو آرام بھی جلد آتا ہے۔ جب آنکھوں میں مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی ابتدائی علامت محسوس ہو تو فوری طور پر علاج اور احتیاطی تدابیر اختیار کریں سب سے آسان اور بہتر تدبیر اور علاج یہ ہے کہ عرق گلاب نور میں پھٹکڑی نور حل کر کے آنکھوں کو صاف روئی سے دھوئیں اور بار بار اس عمل کو دہرائیں۔ یا پھر پھٹکڑی ۵ رتی پانی ۱ سیر میں حل کر کے آنکھوں کو دھوئیں اور یہ دوائی دن میں ۳ ۴ مرتبہ آنکھوں میں ڈالیں۔ رسونت مصفیٰ ۱ ماشہ پھٹکڑی ۱ رتی اور عرق گلاب ۵ تولہ شہد خالص کی ایک ایک سلائی لگانا بھی مفید ہے۔ رنگ دار چشمہ ہلکا سیاہ یا ہلکا سبز لگائے رکھیں آنکھ کو بار بار نہ ملیں۔ آنکھوں کو صاف کرنے کے لئے صاف رومال استعمال کریں اور یہ رومال کوئی دوسرا استعمال نہ کرے۔ تیز دھوپ اور تیز روشنی سے بچیں۔ اپنے گھر اور اپنے ماحول کو صاف رکھیں تاکہ یہ جراثیم زیادہ نہ پھیلنے پائیں۔ گھروں میں واقع تعفن اور جراثیم کشی ادویہ استعمال کریں جیسے گوگل اور حرمل وغیرہ کی دھونی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب پر رحم کرے اور اس مرض سے سب کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ جلسگھمہ صفحہ ۵ سے آگے

اس تجویز پر کوئی عالمی مذہب لوگوں کی رہنمائی کے لئے ہونا چاہیئے۔ اسلام کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ یہی مذہب عالمگیر ہے اور حاضرین کو تحریک کی کہ وہ قرآن مجید پڑھیں جو حکمتوں اور روحانی خزائن سے بھری پڑی ہے۔

امیر صاحب نے بھی حاضرین اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی اس عاجز سے اور دوسرے احباب جماعت سے کافی لوگوں نے اس جلسہ کی افادیت کی تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے دل حق کو قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین۔

دعائے نعم البدل

(۱) مکرم برادرم محمد رفیق صاحب بھٹی کا بیٹا عزیز محمد عامر بھٹی بعمر چار سال تین رمضان المبارک کو نو بجے رات پیٹ کی شدید درد میں مبتلا ہوا اور علاج معالجہ کی ہر قسم کی صورت پیدا کی گئی۔ لیکن یہ تمام تدابیر بچے کو زندہ رکھنے میں ناکام ثابت ہوئیں اور چار بجے صبح بچہ اپنے رب کے حضور حاضر ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن! والدین اس اچانک صدمہ سے خاصے پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(۲) میرے پیارے دوست مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب سابق قائد ضلع فیصل آباد حال نائب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد کا چھوٹا بچہ عزیز عامر محمود طارق بعمر قریباً چار ماہ کی لمبی بیماری کے بعد ۴ رمضان المبارک کی شام کو داعیٔ اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دارِ فانی سے جدا ہو گیا۔ عزیز کے والدین نے بہت ہی صبر آزما وقت گزارا اور ہر طرح علاج معالجہ بھی کیا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی منشا تھی وہ پوری ہوئی۔ بچے کی بیماری اور پھر فوتیدگی کی وجہ سے والدین پر خاصا اثر ہے۔ احباب صبر جمیل اور نعم البدل کیلئے دعا فرماویں۔

(محمد الدین شاہد مربی سلسلہ فیصل آباد)

دعائے مغفرت

میرے حقیقی ماموں الحاج میجر ڈاکٹر محمد خانصاحب بقضائے الٰہی مورخہ ۱۲ر جون ۸۱ء دل کا دورہ پڑنے سے بمقام عدن اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم موصی تھے۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر وہاں ہی عدن کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ نہایت مخلص احمدیت کے شیدائی پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد گذار تھے اور غرباء پرور تھے۔ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت تین سال تک گیمبیا میں طبی خدمات بجالاتے رہے۔ صاحب کشوف و رؤیا تھے۔

بیوہ کے علاوہ آٹھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں جن میں سے دو ڈاکٹر اور ایک انجینئر ہے ایک لڑکے کے سوا سب شادی شدہ ہیں بہت سے پوتیاں اور پوتے ہیں اور سب خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں خداوند کریم مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت النعیم میں اپنے قرب سے نوازے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ان کے نیک اور پاک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

غمزدہ

(سلطانہ عزیز اہلیہ حکیم محمد عبدالعزیز صاحب گولبازار ربوہ۔ ضلع جھنگ)

لجنات توجہ فرمائیں

تمام لجنات اپنی اپنی سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں ۱۰ر اکتوبر تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچا دیں رپورٹیں مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہئیں۔ مقررہ تاریخ کے بعد آنے والی رپورٹوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح ۳۰ر ستمبر کو لجنہ کا مالی سال ختم ہوتا ہے۔ اس تاریخ تک تمام چندے بھجوا دیں۔ ۱۵ر اکتوبر سے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہ ہوگی۔

(جنرل سیکرٹری
لجنہ مرکزیہ ربوہ)

عید کارڈ بھیجنا اسراف ہے

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد ربوہ

ان دنوں عید کارڈ بھیجنے کا رواج بڑھ رہا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو عیدین کے موقع پر رنگین عید کارڈ بھیجتے ہیں اور ناحق روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ یہ اسراف ہے اور اسلام نے اسراف کی بہت مذمت کی ہے اور اس سے منع فرمایا ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (۷/۳۲)

کہ اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

نیز فرمایا:۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ط وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ۝ (۱۷/۲۸-۲۹)

اور اسراف کسی رنگ میں بھی نہ کرو۔ اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکر گذار ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم پورے طور پر اسراف سے بچیں اور ان تمام راہوں سے اجتناب کریں جو اسراف کی طرف لے جائیں۔ عید کارڈ بھیجنا بھی اسراف کی ایک راہ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ احباب جماعت کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ بچے بلکہ ادھیڑ حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت بُرا دستور ہے احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو اگر کوئی دوکاندار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں۔ لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے"

(الفضل ۱۵ر ستمبر ۱۹۱۷ء)

میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور عید کارڈ بھیجنے کی رسم سے بکلی اجتناب کریں۔ عہدیداران جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہاں اس امر کی نگرانی کریں کہ دوست اس رسم میں مبتلا نہ ہوں اور اسراف کر کے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں گنہگار نہ ٹھہریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پورے طور پر اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز دوکاندار اصحاب سے بھی امید کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں لوکل انتظامیہ سے تعاون فرماویں گے۔

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیزم سید عبدالکریم طاہر ٹیچر فیڈرل گورنمنٹ پبلک سکول نمبر ۲ کھاریاں کینٹ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۹ر جون بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی عنایت فرمائی ہے۔ پیارے آقا حضور ایدہ اللہ نے نومولودہ کا نام ازراہِ شفقت رفعت نائلہ تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ رفعت نائلہ مکرم محمد سعید صاحب زرگر آف پیر محل کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اور خدا تعالیٰ نومولودہ کو نیک۔ خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے (آمین)

(سید عبدالسلام معلم جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی)

درخواست ہائے دعا

۔ جماعت احمدیہ مظفر آباد کے ایک خادم مکرم عبدالباری صاحب اور انکے عزیز محمد شفیق صاحب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ان کو بہت چوٹیں لگی ہیں۔ ملٹری ہسپتال مظفر آباد میں داخل ہیں۔ جملہ احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں

(فضل احمد شاہد مربی سلسلہ مقیم مظفر آباد۔ آزاد کشمیر)

۔ مکرم سردار محمد صاحب ٹیلر گولبازار ربوہ تین چار یوم سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (محمد جمیل ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ)

میری بڑی بہن اور بھانجے عزیزم محمد شفیق کو مظفر آباد آزاد کشمیر میں ایک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے بہت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالعزیز ایڈیٹر اخبار رسائل گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے نائب صدر

محترم چوہدری حمیداللہ صاحب کو ڈیٹن شہر کی چابی پیش کی گئی

شہر کے میئر مکرم میک گھی صاحب سے چوہدری صاحب موصوف کی تفصیلی ملاقات

ڈیٹن اور شکاگو کے علاقوں میں مجلس انصاراللہ کی تنظیم کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کیلئے نائب صدر کا کامیاب دورہ

عالمگیر جماعت احمدیہ کے چالیس سال سے زائد عمر کے مردوں کی تنظیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے نائب صدر محترم پروفیسر چوہدری حمیداللہ صاحب کو امریکہ کے مشہور شہر ڈیٹن کے میئر نے شہر کی چابی پیش کی۔ محترم چوہدری صاحب کو یہ اعزاز اس وقت ملا جبکہ آپ مجالس امریکہ کے دورہ پر ڈیٹن پہنچے۔

امریکہ میں مڈویسٹ ریجن کے مشنری مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب نے رپورٹ بھجواتے ہوئے محترم چوہدری صاحب کو حاصل ہونے والے اس اعزاز کے ملنے کی تفصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ۳۱ جون ۱۹۸۱ء کو محترم نائب صدر صاحب مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے ان کے ہمراہ ڈیٹن شہر کے میئر آنریبل میک گھی (Mr GHEE) صاحب سے ملاقات کی۔ میئر صاحب موصوف جماعت احمدیہ سے بہت اچھی طرح متعارف ہیں اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان مبارک کے دیگر افراد سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ شہر کے جماعتی عہدیداروں سے میئر صاحب موصوف کا رابطہ قائم رہتا ہے۔ میئر صاحب موصوف عیسائی ہیں لیکن شہریوں کو باخلاق اور مہذب بنانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے معترف ہیں۔

آنریبل میئر صاحب موصوف کے ساتھ محترم چوہدری حمیداللہ صاحب کی ملاقات کے دوران ان سے چوہدری صاحب کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔

اس موقع پر میئر صاحب نے حضور ایدہ اللہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی امن پسندانہ پالیسی کی تعریف کی۔ محترم چوہدری صاحب کی عزت افزائی کرتے ہوئے میئر صاحب نے انہیں شہر کی چابی پیش کی اور یوں انہوں نے اہل ڈیٹن کی طرف سے محترم چوہدری صاحب اور جماعت احمدیہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ محترم چوہدری حمیداللہ صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے بعد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ ۲۹ جون کو ڈیٹن تشریف لائے۔ ۳۰ جون کو مقامی جماعت کی طرف سے آپ کے اعزاز میں عشائیہ ترتیب دیا گیا جس میں اردگرد کی جماعتوں کے نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ مکرم نائب صدر صاحب نے اس تقریب میں اپنی آمد کی غرض و غایت نہایت مؤثر انداز میں بیان کی اور انصاراللہ کی تنظیم اور ذمہ داریوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تربیتی پہلو پر خاص طور پر زور دیا۔ اس موقع پر تعمیر گیسٹ ہاؤس کی مد میں دس لوکل ممبران نے ایک ایک صد ڈالرز کا وعدہ پیش کیا اسی طرح دوسری جماعتوں کی مجالس سے بھی وعدے وصول کئے جا رہے ہیں۔

یکم جولائی کو چوہدری صاحب موصوف سینٹ لوئیس گئے۔ شام کو مقامی جماعت کا جلسہ ہوا جس میں انصار کی مجلس کو باقاعدہ منظم کیا گیا۔ یہاں بھی آٹھ دس دوستوں نے وعدہ جات پیش کئے۔ ۳ جولائی کو کار سے شکاگو کے علاقہ ریجن ریجن کی طرف روانہ ہوئے۔ جمعہ کی نماز تک شکاگو۔ ریسین۔ ملواکی اور سٹرلم وڈ کی جماعتیں واکیگن میں خاصی تعداد میں جمع ہو گئی تھیں۔ انصار کے علاوہ دوسرے دوست اور احمدی بہنیں بھی چالیس پچاس کی تعداد میں بڑے شوق و اخلاص سے جمع تھیں۔ دو گھنٹے اجلاس ہوا۔ مکرم نائب صدر صاحب نے اپنے دورہ کے مقاصد اور انصاراللہ کی تنظیم کی وضاحت کی اور دینی و تربیتی پہلو نمایاں کئے۔ انصار کی تجنید مکمل کرائی۔ برادرم مظفر احمد صاحب اور برادرم رشید احمد صاحب بالترتیب مڈویسٹ اور لیکس ریجن کے زعیم اعلیٰ نامزد ہوئے۔ اس ریجن کی اب صرف ڈیٹرائیٹ ہی ایسی جگہ رہ گئی ہے جہاں کی تنظیم قائم کرنا باقی ہے۔ خدا کے فضل سے وہاں فعال اور مخلص افراد جماعت موجود ہیں۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ انصاراللہ کو منظم کرنے کی امریکہ میں حقیقتاً بہت ہی ضرورت تھی۔ مرکز نے بروقت اس طرف توجہ دی اور اس اہم اور نازک کام کے لئے نہایت ہی موزوں اور سرکردہ مرکزی نمائندہ بھجوایا جنہوں نے اپنے کام کو نہایت ہی عمدہ و پروقار طریقے اور اخلاص سے نبھایا۔ ان کی تقاریر پر اثر اور معلوماتی ہوتی ہیں جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

(بوساطت قیادت عومی
مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

عید فنڈ اور فطرانہ

امرائے کرام و صدر اصحاب سے گذارش ہے

۱۔ عید فنڈ ہر دوست سے ان کی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرمایا جائے اور مرکز میں بھجوا دیا جائے

۲۔ فطرانہ کی شرح سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں چار روپے فی کس مقرر کی گئی ہے بیرونی جماعتیں اس میں سے ۱/۲ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۲ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائیں گے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

گوجرانوالہ • ربوہ

چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود

۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷

ہمیں اپنی ادویات کی بکنگ اور سپلائی کیلئے سیلزمین حضرات کی

ضرورت ہے

تعلیم ایف اے۔ اور میٹرک

تجربہ کار افراد کو ترجیح دی جائے گی

مورخہ ۵ اگست صبح ۱۰ بجے انٹرویو کیلئے خود حاضر ہوں

درخواستیں ہمراہ لائیں جو امیر جماعت مقامی سے تصدیق شدہ ہوں

منتخب امیدواروں کو شخصی ضمانت فراہم کرنی ہوگی۔ انٹرویو کیلئے آنے والوں کو کسی قسم کا خرچہ یا الاؤنس نہیں دیا جائے گا (سیلز مینیجر)

ریمکس میڈیسن کمپنی

۷۔ ولی بلڈنگ محمدی روڈ نزد سکول سٹاپ

سانده خورد۔ لاہور

آئی وائرس کیور

آنکھوں کی وبائی بیماری کیلئے

بطور تحفظ :۔ ایک ٹیکہ روزانہ چند روز تک حسب ضرورت۔

بیماری میں :۔ چار سے بارہ گھنٹہ بعد ایک ٹیکہ فی ٹیوب (۱۵ ٹیبلٹس) ۲/-

آنکھوں کی جملہ کیورز کا لٹریچر و نرخنامہ مفت

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶